خلافت
عافیت کا حصار

پروگرام نمبر : 3
مارچ 2024ء

قیادت تربیت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔(النور:56)

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS
PROGRAMME No. : 3 MAR 2024

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت
From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع.........................صوبہ.................

بتاریخ:....................بروز.........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درسِ حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

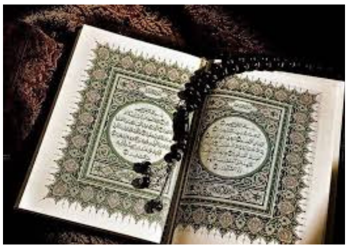

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ هُوَ الَّذِيْ
بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ الجمعۃ: 1 تا 5)

23/مارچ : یوم مسیح موعودؑ

23/مارچ 1889ء کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے حکم الٰہی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور یہ دن جماعت میں 'یوم مسیح موعودؑ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جماعتیں اس دن کی مناسبت سے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کریں گی اور اس میں اس کی تاریخ، پس منظر، بیعت کی اہمیت وضرورت اور برکات نیز آپؑ کی تعلیمات بیان کیئے جائیں گے۔

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدو جہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

اے میرے بندہ پرور! کر ان کو نیک اختر!

(اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعائیہ اشعار)

سب کام تو بنائے ، لڑکے بھی تجھ سے پائے		سب کچھ تری عطا ہے ، گھر سے تو کچھ نہ لائے
کر ان کو نیک قسمت ، دے ان کو دین و دولت		کر ان کی خود حفاظت ، ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزت		یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی
اے میرے بندہ پرور! کر ان کو نیک اختر		رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر ، تیرا نہیں ہے ہمسر		یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو		جاں پُر زِ نُور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو		یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی
اے میرے دل کے پیارے! اے مہرباں ہمارے!		کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے		یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا
فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

درس حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حُسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے، اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔ (مسند أبي داود)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دیکھیں ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور میں تو کوشش کرتا رہتا ہوں۔ لڑکوں کو بھی سمجھاتا رہتا ہوں۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ تم لوگ جو کسی سے شادی کرتے ہو تو اس کی خصوصیات کی بنا پر کرتے ہو یا اس کا خاندان دیکھتے ہو یا اس کی شکل دیکھتے ہو یا اس کی دولت دیکھتے ہو۔ لیکن ایک مومن جو ہے اس کو ہمیشہ عورت کا دین دیکھنا چاہیے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر لڑکوں میں دین نہیں ہوگا تو وہ لڑکیوں کا دین کس طرح دیکھیں گے؟ تو جو جماعتی نظام ہے اور خدام الاحمدیہ ہے، میں ان کو بھی کہتا ہوں کہ لڑکوں میں دینداری پیدا کرو۔ جب لڑکوں میں دینداری پیدا ہوگی تو پھر وہ یقیناً ایسی لڑکیوں سے شادی کرنے کی کوشش کریں گے جو دیندار ہوں۔ تو یہ تربیت کا معاملہ ہے اور اس طرف میں جماعت کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں اور خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں اور انصار اللہ کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ لیکن لجنہ کا کام یہی ہے کہ وہ خود بھی کوشش کریں، جو بڑی عمر کی لجنہ ممبرات ہیں، مائیں ہیں وہ بھی اپنے بچوں اور لڑکوں کی تربیت کریں، ان کو توجہ دلائیں کہ تم نے نیک اور دیندار لڑکی سے شادی کرنی ہے۔ اگر مائیں اپنا کردار ادا کریں گی تو یقیناً ان کے لڑکے بھی دیندار لڑکیوں سے شادی کریں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب لڑکے کی شادی کا معاملہ آتا ہے تو مائیں کہتی ہیں کہ ہمارا بچہ جو ہے ہم اس کی شادی اپنی مرضی سے کریں گے۔ اور جب لڑکیوں کی عمر گزر رہی ہوتی ہے اور لڑکیوں کے رشتے نہیں ملتے، جب وہ بڑی ہو جاتی ہیں، تو پھر مائیں اور باپ کہتے ہیں کہ جماعت ان کی شادی کروادے۔ حالانکہ دونوں کو جماعت کے سپرد کرنا چاہیے اور کہنا چاہیے کہ دیندار لڑکے اور دیندار لڑکیاں آپس میں مل کر شادیاں کریں تا کہ جماعت کے اندر ہی لڑکے اور لڑکیاں رہیں اور آئندہ بھی نیک اور دیندار نسل پیدا ہوتی رہے۔ تو یہ تو کوشش ہے، مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی مشترکہ کوشش ہے، جو مل کے کرنی چاہیے۔ اس میں ماؤں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور باپوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس کے لیے میں کوشش بھی کرتا ہوں، میں توجہ بھی دلاتا ہوں، دعا بھی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ (الفضل 20 اگست 2021ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ
جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے

ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا: اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔لیکن یہ امر ایسا نہیں جو بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص اپنے ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔اگر کفو میں کسی اور کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہر حال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے جائز نہیں ہے۔ (البدر، مؤرخہ 11 اپریل 1907ء صفحہ 7 جلد 6 نمبر 15)

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔

(ملفوظات، جلد نہم صفحہ 46 ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

خدا کا عام قانون یہی ہے کہ اسلام کے بعد قوموں کی تفریق مٹادی جاتی ہے اور نیچ اُونچ کا خیال دُور کیا جاتا ہے۔ہاں قرآن شریف سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ بیاہ اور نکاح میں تمام قومیں اپنے قبائل اور ہم رُتبہ قوموں یا ہم رُتبہ اشخاص اور کُفو کا خیال کرلیا کریں تو بہتر ہے تا اولاد کے لئے کسی داغ اور تحقیر اور ہنسی کی جگہ نہ ہو لیکن اِس خیال کو حد سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہئے کیونکہ قوموں کی تفریق پر خدا کی کلام نے زور نہیں دیا صرف ایک آیت سے کُفو اور حسب نسب کے لحاظ کا استنباط ہوتا ہے اور قوموں کی حقیقت یہ ہے کہ ایک مُدت دراز کے بعد شریف سے رزیل اور رزیل سے شریف بن جاتی ہیں اور ممکن ہے کہ مثلاً بھنگی یعنی چوہڑے یا چمار جو ہمارے ملک میں سب قوموں سے رزیل تر خیال کئے جاتے ہیں کسی زمانہ میں شریف ہوں اور اپنے بندوں کے انقلابات کو خدا ہی جانتا ہے دوسروں کو کیا خبر ہے۔سو عام طور پر پنجہ مارنے کے لائق یہی آیت ہے کہ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات 14) جس کے یہ معنے ہیں کہ تم سب میں سے خدا کے نزدیک بزرگ اور عالی نسب وہ ہے جو سب سے زیادہ اس تقویٰ کے ساتھ جو صدق سے بھری ہوئی ہو خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا ہو۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 278)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اعلان تھا اسی کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اعلان تھا۔اسی کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ مرکز میں بھی قائم ہے،تمام دنیا میں بھی قائم ہے،بعض انفرادی طور پر بھی لوگ دلچسپی رکھتے ہیں۔ان کے سپرد بھی یہ کام جماعتی طور پر کیا گیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے طے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی بعض مشکلات ہیں۔اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرمائے لیکن اس میں ان لوگوں کا تسلی بخش جواب بھی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ باہر ہمیں رشتے کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔فرمایا کہ اگر خود ایسے لوگ کافر نہیں کہتے یا فتوے نہیں لگاتے لیکن ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں،ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔خوف کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں سکتے ان کی مسجدوں میں جاتے ہیں ان کی باتیں سنتے ہیں تو وہ انہی لوگوں میں شامل ہیں اور ایسے لوگوں سے رشتہ داریاں نہیں کرنی چاہئیں۔پھر آپؑ نے فرمایا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بھیجیں۔اب ہمارا یہ شعبہ رشتہ ناطہ ہے جیسا کہ میں نے کہا جماعت میں ہر جگہ قائم ہے ان کے خلاف عموماً یہ شکایات ہوتی ہیں کہ لڑکیوں کے رشتے نہیں کرواتے۔اس کی ایک تو یہ دقت ہے کہ ماں باپ لڑکیوں کے نام بھجوا دیتے ہیں لیکن لڑکوں کے نام نہیں بھجواتے۔اگر لڑکے بھی فہرست میں ہوں تو پھر ہی رشتے کروانے میں سہولت بھی ہوگی۔عموماً لڑکیوں کی تعداد نسبتاً لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ٹھیک ہے۔لیکن نسبت اتنی زیادہ ہی ہے کہ اگر 52-51 لڑکیاں ہیں تو 48،49 لڑکے ہوں گے۔لیکن جو جماعت کے پاس کوائف آتے ہیں اس میں اگر 7-8 لڑکیوں کے کوائف ہوتے ہیں تو ایک لڑکے کے کوائف ہوتے ہیں۔اس طرح تو پھر رشتے ملانے بہت مشکل ہو جاتے ہیں۔اگر دونوں طرف کے مکمل کوائف آئیں تو رشتے کروانے میں سہولت ہوگی۔لڑکوں کے رشتے بعض دفعہ ماں باپ دونوں ہی بلکہ اکثر خود کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔سوائے قریبی رشتہ داریوں کے یا عزیز داریوں کے،لڑکوں کے رشتوں کے لئے بھی نام اور فہرست اور کوائف نظام جماعت کو مہیا ہونے چاہئیں۔تبھی پھر لڑکیوں کے رشتے بھی ہو سکتے ہیں تا کہ آپس میں دیکھ کے طے کئے جا سکیں۔اس لئے والدین کے علاوہ لڑکوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو جماعت کے اندر لڑکیوں کا رشتہ طے کرنے کی کوشش کریں اور اگر اپنے عزیز رشتہ داروں میں نہیں ملتا تو جماعتی نظام کے تحت طے کرنے کی کوشش کریں۔اور پھر بعض لوگ خاندانوں اور ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلے میں الجھ جاتے ہیں۔تھوڑا سا میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور پھر انکار کر دیتے ہیں۔پھر ان مسئلوں میں اس طرح الجھتے ہیں تو پھر لڑکیوں کے رشتے طے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔تو یہ ذاتیں وغیرہ بھی اب چھوڑنی چاہئیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مارچ 2017ء)

منظوم کلام

حضرت مسیح موعودؑ

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ!

نجات ان کو عطا کر گندگی سے	برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے	بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال	نہ آوے ان کے گھر تک رُعبِ دجّال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال	نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ!	نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ	مرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تقریر: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

رشتہ ناطہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسین اسوہ

(اس پُر رونق مجلس میں محترم اواب سعد حیات صاحب کا ایک مضمون (جو کہ الفضل انٹرنیشنل (مورخہ 22 مارچ 2019ء)میں شائع شدہ ہے) میں سے کچھ حصہ بطور تقریر پیش خدمت ہے۔اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔آمین۔)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کے لیے مبعوث فرمایا اور آپ نے اپنے فرض منصبی کا حق ادا کیا۔انسانی زندگی کے مختلف مراحل کے متعلق آپ علیہ السلام نے حقیقی اسلامی تعلیم بتائی اور اپنے ماننے والوں کے لیے تحریر وتقریر میں وافر روشنی مہیا فرمائی۔مزید برآں آپ علیہ السلام کے اسوہ اور طرز عمل کا مطالعہ بھی ہمارے لیے رہنمائی اور روشنی سے بھرپور ہے۔شادی بیاہ اور رشتہ ناطہ ایسے امور ہیں جن سے ہر انسان کو واسطہ پڑتا ہے۔اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اور آپ کے بچوں کی شادیوں کی تفصیل جو تاریخ احمدیت کے مختلف ماخذ سے سامنے آتی ہے درج کی جاتی ہے۔

حضور علیہ السلام کی پہلی شادی پندرہ سولہ برس کی عمر میں اہل خاندان نے طے کی جس سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے 2 بیٹے عطا فرمائے۔اس شادی کے متعلق ملتا ہے کہ عجیب خدائی تصرف ہوا کہ آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی شادی بڑے دھوم دھڑ کے کے ساتھ ہوئی،کئی دن جشن رہا اور مختلف طائفے اور ارباب نشاط جمع ہوئے۔اس کے برعکس آپؑ کی شادی نہایت سادگی اور اسلامی ماحول کے مطابق ہوئی اور کسی قسم کی بھی خلاف شریعت رسوم اور بدعات نہ ہوئیں۔

آپ علیہ السلام کی دوسری شادی بھی سادگی کا مرقع تھی۔اس موقع کی تفاصیل درجنوں صفحات پر مشتمل ہیں،صرف ایک اشارہ کافی ہے کہ حضورؑ کی بارات میں کوئی خاتون ساتھ نہ تھیں،صرف دو خدام کے ہمراہ حضور علیہ السلام قادیان سے دہلی نکاح کے لیے پہنچے تھے۔یاد رہے کہ یہ وہ شادی تھی جس کا تمام انتظام خدا نے خود فرمایا تھا۔آنے والی دلہن،'امّ المومنین' کہلائیں اور ان سے مبشر اولاد نے جنم لیا۔لیکن سادگی کی انتہا ملاحظہ ہو کہ حضور علیہ السلام کے پاس کچھ رقم نقد تھی جو غالبا دو دوستوں سے قرض لے کر چلے تھے۔اب ملکی دستور کے مطابق حضور کو دلہن کے لیے قیمتی کپڑے اور زیورات لے کر جانا چاہیے تھا مگر آپ نے رسم ورواج کی پابندیوں سے آزادی اور عجیب شان بے نیازی اپنائی کہ اڑھائی صد روپیہ اپنے سسرال والوں کو دیا کہ اپنی بیٹی کے لیے جو چاہیں بنوالیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں کے حوالہ سے دیکھیں تو سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے رشتہ کا ذکر ملتا ہے۔حضور علیہ السلام نے اپنے منجھلے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے نکاح کی تحریک کے لیے اپنے نہایت مخلص مرید مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور کے نام 24/اپریل 1902ء کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ'' : میرے دل میں تھا کہ بشیر احمد اپنے درمیانی لڑکے کے لیے تحریک کروں جس کی عمر دس برس کی ہے اور صحت اور متانت مزاج اور ہر ایک بات میں اس کے آثار اچھے معلوم ہوتے اور آپ کی تحریر کے موافق عمریں بھی باہم ملتی ہیں۔اس لیے یہ خط آپ کو لکھتا ہوں اور میں قریب ایام میں اس بارے میں استخارہ بھی کروں گا اور بصورت رضامندی یہ ضروری ہوگا کہ ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرماویں اور اس قدر علم ہو کہ قرآن شریف باترجمہ پڑھ لے۔نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج کے مسائل سے باخبر ہو اور نیز بآسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے اور لڑکی کے نام سے مطلع فرماویں اور اس خط کے جواب سے اطلاع بخشیں۔زیادہ خیریت ہے۔

پتہ چلتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی مقدس اولاد کے بارے میں مدت سے یہ الٰہی بشارت مل چکی تھی کہ آپ کی نسل بہت ہوگی اور کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔نیز الہاماً آپ کو بتایا جاچکا تھا کہ ''تَرٰی نَسۡلًا بَعِیۡدًا''(آپ دور کی نسل بھی دیکھیں گے)۔لہٰذا حضور چاہتے تھے کہ یہ خدائی وعدہ جلد سے جلد ظہور میں آجائے اور آپ اپنی آنکھوں سے اسے پورا ہوتا دیکھ لیں۔

تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری ؓ نے کمال خلوص سے اس تعلق پر رضامندی کا اظہار کیا۔چنانچہ 12/ستمبر 1902ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ؓ کے نکاح کی تقریب عمل میں آئی۔احباب نماز عصر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ کے سامنے والے صحن میں جو مسجد مبارک سے ملحق تھا جمع ہوئے۔حضرت مولوی نورالدین صاحب ؓ نے آپ کا نکاح مولوی غلام حسن خان صاحب کی دختر نیک اختر سرور سلطان صاحبہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھایا۔ایجاب وقبول کے بعد کھجوریں تقسیم کی گئیں اور حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔اسی روز شام کو اخبار 'الحکم' کا ایک غیر معمولی پرچہ اس مبارک تقریب کی خوشی میں شائع کیا گیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی چند سال بعد مئی 1906ء کے دوسرے ہفتے میں ہوئی۔حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے واجب الاحترام نانا جان حضرت میر ناصر نواب اور برادر بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور دیگر احباب کے ساتھ قادیان سے 10/مئی کی صبح پشاور روانہ ہوئے اور 16/مئی 1906ء کو بعد دوپہر واپس قادیان پہنچے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ کو اللہ تعالیٰ نے صاحبزادی سرور سلطان صاحبہ کے بطن سے گیارہ بچوں سے نوازا جن میں سے سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ کی ولادت 7/اگست 1907ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حین حیات میں ہوئی ...

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے بچوں کی شادیوں کے سرسری ذکر کے بعد صرف ایک اور شادی کا ذکر کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 4رفروری 1906ء کو رؤیا دیکھا کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بیٹے سید محمد اسحٰق صاحب اور صالحہ خاتون صاحبہ بنت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کے نکاح کی تیاری ہورہی ہے۔ اسی قسم کی رؤیا حضرت ام المومنینؓ کو بھی ہوئی حالانکہ قبل ازیں اس تعلق میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس رؤیا کی بنا پر صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کو تحریک فرمائی اور دوسرے ہی دن 5رفروری کو نکاح کی تقریب عمل میں آگئی۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے نماز ظہر وعصر کے جمع کرنے کے بعد مسجد اقصیٰ میں ایک خاص جوش کے ساتھ خطبہ نکاح پڑھا۔ حضرت اقدسؑ بھی اس وقت رونق افروز تھے۔ یہ موقع جماعت کے لیے دوہری خوشی کا تھا کیونکہ اس دن عیدالاضحیٰ بھی تھی اور کپورتھلہ، لاہور، امرتسر، سیالکوٹ، رعیہ ضلع ہوشیار پور اور دوسرے مقامات سے کئی احباب قادیان میں حاضر تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے ماموں کی شادی پر فی البدیہہ ایک دعائیہ نظم بھی کہی۔

مندرجہ بالا معلومات کی روشنی میں بآسانی کہا جاسکتا ہے کہ

☆ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنے بچوں کی شادیاں طے کرنے میں تاخیر نہ فرمائی۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنے بچوں کے رشتے طے کرنے میں دور دراز مقامات اور معاشرت، زبان اور رہن سہن کے فرق کو وقعت نہ دی۔

☆ آپ علیہ السلام نے ہر رشتہ طے کرنے میں دعا، استخارہ اور نیک نیتی کو مقدم رکھا۔

اور دیگر تمام امور کے ساتھ ساتھ ان تمام شادیوں میں سادگی اور عدم بناوٹ اور عدم تکلف کا صاف اظہار ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں پھیلے احمدیوں کو حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کا حقیقی پیروکار اور سچا اطاعت گزار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین